السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نمازوتر میں دعائے قنوت، رکوع سے پہلے پڑھی جائے یا بعد، اور دعائے قنوت ہاتھ اٹھا کر پڑھنی چاہیے یا باندھ کر؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عن حمید عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقنت بعد الرکعة وابو بکر و عمر حتی کان عثمان قنت قبل الرکعة یدرکالناس و عن العوام بن حمزة سألت اباعثمان النهدی عن القنوت فی الصبح فقال بعد الرکوع قلت عمن قال عن ابی بکر و عمر و عثمان و عن ابن سیرین کان ابی یقوم للناس علی عهد عمر فاذا کان النصف جهر بالقنوت بعد الرکعة و عن ابی عبدالرحمن ان علیل کان یقنت فی الوتر بعد الرکوع و عن ابراهیم کنت امسک علی الاسود و هو مریض فاذا فرغ من القراة فی الرکعة الثالثة ممن الوتر دعا بعد الرکوع، عن الاسود ان عمر بن الخطاب قنت فی الوتر قبل الرکوع وفی روایة بعد القرآة قبل الرکوع و عن عبداللہ بن شداد صلیت خلف عمر و علی و ابی موسیٰ فقنتوا فی صلوٰة الصبح قبل الرکوع و عن حمید سألت انسا عن القنوت قبل الرکوع و عن حمید سألت انسا عن القنوت قبل الرکوع و بعد الرکوع فقال کنا نفعل قبل و بعد وقنت الاسود فی الوتر قبل الرکعة و سئل احمد عن القنوت فی الوتر قبل الرکوع ام بعده و هل ترفع الایدی فی الدعاء فی الوتر قبل الرکعة و سئل احمد عن القنوت فی الوتر قبل الرکوع ام بعده و هل ترفع الایدی فی الدعاء فی الوتر فقال القنوت بعد الرکوع و یرفع یدیه و ذلک علی قیاس فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القنوت فی الغداوة و بذلک قال ابو ایوب۔ انتهی (ملخصاً قیام اللیل ص ۱۳۳)

ترجمہ: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکرؓ و عمرؓ رکوع کے بعد قنوت پڑھتے یہاں تک کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت ہوئی، انہوں نے رکوع سے پہلے شروع کر دی تاکہ لوگ رکعت پالیں۔ اور عوام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابو عثمان ہندی سے صبح کی قنوت سے سوال کیا تو فرمایا کہ رکوع کے بعد ہے۔ میں نے کہا کہ کس سے نقل کی ہے؟ فرمایا: ابو بکرؓ، عمرؓ، اور عثمان سے اور ابن سیرین کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں ابیؓ لوگوں کو تراویح کی نماز پڑھاتے جب نصف رمضان ہو جاتا تو رکوع کے بعد بلند آواز سے قنوت پڑھتے اور ابو عبدالرحمن کہتے ہیں: حضرت علیؓ وتر میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور ابراہیم نخعی کہتے ہیں۔ اسودؒ کے لیے قرآن مجید تھامے رکھتا وہ بیمار تھے جب وتر کی تیسری رکعت سے فارغ ہوتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے۔

اسودؒ سے روایت ہے کہ عمرؓ وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے اور ایک روایت میں ہے۔ قرأت کے بعد، رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے اور عبداللہ بن شداد کہتے ہیں، میں نے عمرؓ علیؓ اور ابو موسیٰ کے پیچھے نماز پڑھی ہے انہوں نے صبح کی نماز میں قنوت، رکوع سے پہلے پڑھی اور حمید سے روایت ہے کہ میں نے انسؓ سے قنوت کی بابت سوال کیا کہ رکوع سے پہلے ہے یا بعد تو فرمایا کہ ہم پہلے بھی پڑھتے تھے اور پیچھے بھی۔ اور اسودؒ نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی اور امام احمدؒ سے سوال کیا گیا کہ قنوت وتر رکوع سے پہلے ہے یا پیچھے اور قنوت وتر میں ہاتھ اٹھائے جائیں یا نہ؟

آپؒ نے فرمایا کہ قنوت رکوع کے بعد پڑھنی چاہیے اور قنوت وتر میں ہاتھ اٹھائے جائیں اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ہے۔ آپ فجر کی نماز میں اسی طرح کیا کرتے تھے اور ابو ایوب اور ابو خیثمہ اور ابن ابی شیبہؒ کا یہی مذہب ہے۔

فجر کی نماز میں دونوں طرح کی روایتیں ہیں مگر زیادہ تر رکوع کے بعد کی ہیں۔ اس لیے امام احمدؒ نے رکوع کے بعد کو ترجیح دی ہے۔ رہا ہاتھوں کا اٹھانا تو اس کی بابت بھی روایتیں آتی ہیں: قیام اللیل میں ہے: عن الاسود ان عبداللہ بن مسعودؓ کان یرفع یدیه فی القنوت الی صدره و عن ابی عثمان النهدی کان عمرؓ یقنت بنا فی صلوٰة الغداة و یرفع یدیه حتی یخرج ضبعیه و عن خلاس رأت ابن عباس ید ضبعیه فی قنوت صلوٰة الغداة الی و کان ابو هریرة یرفع یدیه فی قنوته فی شهر رمضان۔ (قیام اللیل (ص ۱۳۴)

ترجمہ: اسودؒ کہتے ہیں: عبداللہ بن مسعودؓ قنوت میں سینے تک ہاتھ اٹھاتے اور ابی عثمان نہدی کہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ صبح کی قنوت میں اتنے ہاتھ اٹھاتے کہ بازوؤں کے اندر کی طرف ظاہر ہو جاتی اور خلاس کہتے ہیں۔ میں نے ابن عباسؓ کو دیکھا انہوں نے صبح کی نماز میں اپنے بازو لمبے کئے اور ابو ہریرہؓ ماہِ رمضان میں اپنی قنوت میں دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ جب امام کے ساتھ پڑھنے کا موقع ہو، تو مقتدی صرف آمین کہے: سنت طریقہ یہی ہے: عن ابن عباس قال قنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم شهرا متتابعاً فی الظهر والعصر والمغرب والصبح اذا قال سمع اللہ لمن حمده من الرکعة الاخرة یدعوا علی احیاء من بنی سلیم علی رعل و ذکوان و عصبیة و یؤمن من خلفه قال عکرمة هذا مفتاح القنوت و قیل للحسن انهم یصبحون فی القنوت فقال اخطأ و السنة کان عمر یقنت و یؤمن من خلفه وقال معاذ القاری فی قنوته اللهم قحط المطر فقالوا آمین فلما فرغ من صلوته قال قلت اللهم قحط المطر فقلتم آمین الا تسمعون ما اقول ثم تقولون آمین۔ (قیام اللیل ص ۱۳۷)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر نماز ظہر، عصر، مغرب، عشا، فجر میں قنوت پڑھی۔ جب آخری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو قبائل بنی سلیم پر بد دعا کرتے اور پچھلے لوگ آمین کہتے۔

عکرمہ کہتے ہیں، آمین قنوت کی چابی ہے یعنی امام درمیان میں وقفہ کرے جب مقتدی پہلے کلمہ پر مین کہے تو پھر امام اگلا کلمہ شروع کر دے۔

حسن کو کہا گیا: لوگ قنوت میں شور ڈالتے ہیں یعنی سارے دعا پڑھتے ہیں۔ فرمایا: یہ سنت کے خلاف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قنوت پڑھتے اور مقتدی آمین کہتے۔ اور معاذ قاریؒ نے دعاء قنوت میں کہا! یا اللہ بارش بند ہو گئی ''لوگوں نے اس پر آمین کہی۔ جب معاذ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا میرے اس لفظ پر کہ ''اے اللہ! بارش بند ہو گئی۔ ''تم نے آمین کیوں کہی؟ کیا تم سنتے نہیں کہ میں کیا کہتا ہوں۔

(پھر فرمایا) ''آمین تو''ایک دعائیہ کلمکہ ہے میرا یہ کلمہ کہ بارش بند ہو گئی۔ یہ تو صرف خدا کے سامنے مصیبت کا اظہار ہے۔ کلمہ دعائیہ کا محل اس کے بعد تھا۔ مثلاً اظہار مصیبت کے بعد یہ کہا جاتا کہ یا اللہ! اس مصیبت کو دور کر۔ یہ کلمہ دعائیہ ہے۔ تم اس پر آمین کہتے۔ تم ویسے ہی آمین کہہ دیتے ہو۔

اس عبارت سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ مقتدی آمین کہیں۔ دوسری یہ کہ کلمہ دعائیہ پر آمین کہیں بے محل آمین نہ کہیں جیسے کہ آج کل رواج ہے۔ ویسے ہی بے سمجھے ہر کلمہ پر آمین کہے جاتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ امام کیا کہہ رہا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ضروری اور ہمیشہ کی دعا کا ترجمہ ضرور سیکھنا چاہیے۔ تاکہ پتہ لگے کہ امام کیا کہہ رہا ہے؟

عوام اس معاملہ میں بہت کوتاہی کرتے ہیں بلکہ سرے سے ساری نماز ہی بے سمجھی میں پڑھتے ہیں۔ کیوں کہ ترجمہ نہ جاننے کی وجہ سے انہیں کچھ معلوم تو نہیں ہوتا کہ ہماری زبان سے کیا نکل رہا ہے۔

حدیث میں آیا ہے اللہ تعالیٰ غافل دل کی سنتا ہی نہیں (مشکوٰۃ کتاب الدعوات فصل نمبر ۲) تو بھلا ایسی بے سمجھی کی نماز خدا کے ہاں کیا قبول ہوگی؟ نیز اس سے معلوم ہوا کہ امام کے دور ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے مقتدی امام کی آواز نہ سن سکے یا سمجھ میں کچھ نہ آئے تو آمین کہنے کی بجائے اپنے طور پر دعا مانگے۔ قال ابو داؤد سمعت احمد سئل عن القنوت فقال الذی یعجبنا یقنت الامام ویؤمن من خلفه قال وکنت اکون خلفه فکنت فی القنوت فلم اسمع منه شیئا قلت لا مد اذا لم اسمع قنوت الامام ادعوا قال نعم، امام ابو داؤد کہتے ہیں۔ امام احمدؒ سے قنوت کی بابت سوال ہوا: فرمایا جو شے ہمیں پسند ہے وہ یہ ہے کہ امام قنوت پڑھے اور مقتدی آمین کہیں۔ امام ابو دائود کہتے ہیں: میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں اور اس کی آواز کے لیے کان لگاتا ہوں لیکن سنائی کچھ نہیں دیتا، تو میں نے امام احمدؒ سے کہا: جب میں امام کی قنوت نہ سنوں تو اپنی دعا پڑھوں۔۔۔۔؟ فرمایا: ''ہاں''

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 203-206

محدث فتویٰ